عرض داشت
بخدمت، صدرِ مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

[مورخہ 25 ربیع الاول 1435ھ مطابق 27 جنوری 2014ء کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ایک وفد نے صدر وفاق المدارس شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ کی قیادت میں صدر پاکستان محترم جناب ممنون حسین صاحب سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ارباب وفاق المدارس کی جانب سے صدر پاکستان کی خدمت میں ایک عرض پیش کی گئی، ذیل میں وہ عرض داشت قارئین کی خدمت میں پیش ہے.............................ادارہ]

عالی مرتبت وعزت مآب جناب محترم المقام ممنون حسین صاحب زیدت معالیکم، حفظہ اللہ
(صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان)

موضوع:......بموقع ملاقات قائدین ''وفاق المدارس'' کی طرف سے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خدمت میں پیش کردہ معروضات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب صدر محترم!

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کا یہ وفد اولاً آنجناب کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے منصب صدارت پر فائز ہونے کی بصمیمِ قلب مبارکباد پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ آپ کی قیادت میں مُلک صحیح معنوں میں ایک اسلامی جمہوری فلاحی ریاست کے طور پر ترقی کے مدارج طے کرے گا او عالمی برادری میں ایک باوقار، پُرامن اور مستحکم مُلک کی حیثیت سے متعارف ہوگا۔

قائدین ''وفاق المدارس'' آنجناب کے شکرگزار وممنون ہیں کہ آپ نے اپنی منصبی ذمہ داریوں اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود باہمی ملاقات وبات چیت اور دینی مدارس کے مسائل ومطالبات اور موقف سے آگاہی کے لیے وقت عنایت فرمایا۔

''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' (قائم شدہ 1959ء) مُلک کے اٹھارہ ہزار مدارس وجامعات پر مشتمل سب

سے بڑا قدیمی، تعلیمی، انتظامی اور امتحانی بورڈ ہے۔اس سے ملحق مدارس میں تقریباً بیس لاکھ طلبہ وطالبات زیرِ تعلیم ہیں، بیرونِ مُلک کے بعض مدارس بھی ''وفاق المدارس'' سے وابستہ ہیں۔وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے مُلک میں قائم دینی مدارس کو اتحاد کی لڑی میں پرونے، اُن کے تعلیمی، نصابی اور امتحانی نظام کو مستحکم کرنے اور دینی اقدار وروایات کے تحفظ کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔جن کا سرکاری اور غیر سرکاری طور پر کئی مرتبہ اعتراف کیا گیا ہے۔

جنابِ صدر!

(1)......دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ کا ہدفی قتل (ٹارگٹ کلنگ)

دینی مدارس مُلک میں دینی اقدار وروایات کے تحفظ وفروغ، شرح خواندگی کے بڑھانے نیز لاکھوں غریب ونادار طلبہ کی تعلیم وتربیت اور مالی کفالت کے لیے بیش بہا اور قابلِ قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔دینی مدارس کا کسی نسلی، لسانی اور فرقہ وارانہ تنظیم سے کوئی تعلق نہیں لیکن انتہائی افسوس کہ گزشتہ چند ماہ میں دینی مدارس کے متعدد اساتذہ اور طلبہ شہید کردیئے گئے ہیں، دینی مدارس کے طلبہ واساتذہ کا قتل درحقیقت علم کا قتل ہے اور دہشت گردی کی ان وارداتوں کی بناء پر مدارس کے اساتذہ اور طلبہ عدمِ تحفظ کا شکار ہیں۔افسوس یہ ہے کہ حکومت اور انتظامیہ نے بے گناہ علماء وطلبہ کے قتل کے پے درپے واقعات کے باوجود قاتلوں کی گرفتاری اور انہیں کیفرکردار تک پہنچانے میں کوئی پیش رفت نہیں کی بلکہ اس سلسلہ میں سردمہری کا مظاہرہ کیا ہے۔یہ صورتحال مدارس کے اساتذہ وطلبہ کے لیے پریشان کن اور تشویشناک ہے، فوری طور پر ایسے اقدامات کی ضرورت ہے جن سے علماء وطلبہ میں پایا جانے والا احساسِ عدمِ تحفظ زائل ہو۔

اس سلسلہ میں قاتلوں کی گرفتاری اور قانون کے مطابق سزا دی جانی ضروری ہے، نیز مدارس ان کے اساتذہ اور طلبہ کی حفاظت کیلئے خصوصی انتظامات کیے جائیں اور شہداء کے ورثاء کی مالی اعانت کی جائے۔

(2)......دہشت گردی

دینی مدارس ملک میں دہشت گردی کی حالیہ لہر کی شدید مذمت کرتے ہیں، جس میں سیکورٹی فورسز کے جوان اور متعدد بے گناہ شہری شہید ہوئے ہیں، مدارس ہر طرح کی دہشت گردی اور فرقہ واریت سے الگ تھلگ ہیں، مدارس کا کام دینی تعلیم اور اسلامی تربیت کا انتظام کرنا ہے، حکومت، افواجِ پاکستان اور ملک کے دیگر محبِ وطن حلقوں کی طرح دینی مدارس کی بھی شدید خواہش ہے کہ ملک میں امن وامان کی فضا قائم ہو، شرپسندی اور دہشت گردی کا خاتمہ ہو لیکن اس کیلئے اُن اسباب وعوامل اور محرکات کا خاتمہ ضروری ہے جو دہشت گردی کا باعث بنتے ہیں، دہشت گردی کے عفریت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کیلئے مذاکرات اور گفت وشنید ہی بہترین حل ہے، اس لیے شورش زدہ علاقوں میں جنرل آپریشن کی بجائے مذاکرات کی راہ اختیار کی جائے، اور اگر کسی جگہ فوجی کارروائی ناگزیر ہو تو اسے آخری آپشن کے طور پر محدود سطح پر بقدرِ ضرورت اختیار کیا جائے۔

(3)......فرقہ وارانہ مُنافرت

ملک میں اخوت اور ہم آہنگی کے فروغ کیلئے فرقہ وارانہ مُنافرت وتشدد کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی اور مستونگ جیسے سانحات ،فوری اور مؤثر اقدام کے متقاضی ہیں، ہماری دانست میں تین اقدام فوری طور پر ضروری ہیں:

(الف)......فرقہ وارانہ منافرت کے خاتمہ کے لیے ملک کی تمام مذہبی تنظیموں اور نمائندہ شخصیات کی وزیراعظم پاکستان سے مشاورت کا اہتمام کیا جائے، وزیراعظم ان کا موقف سننے کے بعد طے شدہ نکات کی روشنی میں فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے ٹھوس اقدام اٹھائیں۔

(ب)......ماضی میں مختلف مواقع پر اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع کی طرف سے فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے ،کئی متفق علیہ ضابطہ ہائے اخلاق مرتب کیے گئے ،ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ضابطہ ہائے اخلاق کی روشنی میں قانون سازی کی جائے تا کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی ،تحمل و برداشت ، اور امن وامان برقرار رکھنے والے ضابطوں کی حیثیت محض اخلاقی نہ ہو، قانونی ہو اور کسی بھی فرقہ کو ان کی خلاف ورزی کی جرأت نہ ہو۔

(ج)......ایسے تمام عوامل ومحرکات کو بھی محدود یا مسدود کرنے کیلئے قانون سازی کی جائے، جو ممکنہ تصادم کا سبب بنتے ہیں، اس سلسلہ میں مذہبی رسوم کو عبادت گاہوں تک محدود کرنے کے آپشن پر بھی ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔

(4)......غیر مُلکی طلبہ کے لیے تعلیمی سہولیات

ایسے غیر ملکی طلبہ جو دینی تعلیم کے لیے پاکستانی مدارس میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اُن کے لیے تعلیمی ویزا اور ''این او سی'' کو سہل اور قابلِ عمل بنانے کی ضرورت ہے تا کہ یہ طلبہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پاکستان آئیں اور تعلیم سے فراغت کے بعد پاکستان کیلئے نیک، خیر خواہانہ اور احسان مندی کے جذبات لے کر جائیں اور اپنے اپنے ملکوں میں پاکستان کے بہترین سفیر ثابت ہوں، اس وقت پاکستانی مدارس میں غیر ملکی طلبہ کے داخلہ کا طریقہ کار بہت پیچیدہ اور دشوار ہے۔اس لیے پاکستان کی بجائے انڈیا کا رُخ کرتے ہیں جو ہمارے لیے باعثِ تأسف ہے اس سلسلہ میں تمام پاکستانی سفارتخانوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ تعلیمی ویزا کے خواہش مند طلبہ سے ہر ممکن تعاون کریں اور ویزے کے حصول کو سہل تر اور تیز تر بنائیں۔

(5)......دینی مدارس کی رجسٹریشن

دینی مدارس 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کیے جاتے ہیں، بعض اوقات متعلقہ حُکام بلاوجہ اہلِ مدارس کو تنگ کرتے ہیں اور سوسائٹی ایکٹ اور حکومت کے ساتھ طے شدہ واضح ،سہل اور شفاف طریقہ کار کو نظر انداز کرتے ہوئے رجسٹریشن میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں، اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری فرمائی جائیں کہ وہ رجسٹریشن کے عمل میں غیر ضروری طور پر پیچیدگیاں پیدا نہ کریں نیز ہر سال رجسٹریشن کی تجدید کی شرط ختم کی جائے۔

(6)......دینی مدارس کے کوائف

بعض اوقات مقامی انتظامیہ اور مختلف ایجنسیاں کوائف طلبی کے نام سے اہل مدارس کو ہراساں کرتی ہیں، جبکہ تمام رجسٹرڈ مدارس کے ضروری کوائف ہر ضلع کے رجسٹریشن آفس میں موجود ہوتے ہیں۔ مدارس کے مطلوبہ کوائف اور معلومات رجسٹریشن آفس سے بآسانی معلوم کی جاسکتی ہیں، اس کے باوجود اہلِ مدارس کو پریشان کرنا قابلِ اصلاح ہے۔

(7)......مدارس کے بینک اکاؤنٹس

قبل ازیں حکومت اور مدارس کے مابین یہ طے ہوا تھا کہ مدارس اپنے مالیاتی نظام کو صاف شفاف رکھنے کیلئے اپنی رقم بینکوں میں جمع کرائیں گے، لیکن جب اہلِ مدارس اس سلسلہ میں بینکوں سے رابطہ کرتے ہیں تو انتظامیہ اکاؤنٹ کھولنے کیلئے لیت ولعل سے کام لیتی ہے اور ناروا شرائط عائد کرتی ہے، ہم ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان تمام بینکوں کو واضح ہدایت جاری کریں کہ وہ دیگر تعلیمی اداروں کی طرح مدارس کیلئے بھی اکاؤنٹ کھولنے کو سادہ اور سہل بنائیں، مناسب ہوگا کہ اس سلسلہ میں گورنر اسٹیٹ بینک اور مدارس کے نمائندگان کی ایک ملاقات کا اہتمام کردیا جائے۔

(8)......معادلہ سندات

مختلف مسالک کے وفاقوں اور تنظیموں کی آخری سند "شہادۃ العالمیہ" ایچ ای سی سے باقاعدہ طور پر 17/ نومبر 1982ء سے بحوالہ نمبر 8-418/Acad/82/120 کے تحت ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات کے مساوی منظور شدہ ہے لیکن تعلیمی ادارے، یونیورسٹیاں اور حکومتی ادارے "شہادۃ العالمیہ" کی سند کی اس حیثیت کو عملی طور پر تسلیم نہیں کرتے اور مختلف رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں۔ آنجناب سے التماس ہے کہ "شہادۃ العالمیہ" کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے اور اس پر عمل درآمد کے لیے مؤثر ہدایات جاری فرمائیں، نیز وفاقوں اور تنظیموں کی تحتانی اسناد، شہادۃ العالیہ، شہادۃ الثانویۃ الخاصہ، شہادۃ الثانویۃ العامہ کو بالترتیب بی اے، ایف اے، اور میٹرک کے مساوی تسلیم کرنے کی ہدایت فرمائیں۔

ہم ایک مرتبہ پھر صدر ذی وقار کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ دینی حلقوں اور دینی مدارس کے مسائل ومطالبات پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔

والسلام مع الاکرام

دُعاگو ودُعاجو

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم العالی
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری
سیکریٹری جنرل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

27/جنوری 2014ء